کیفیت

تشریف آوری اعلی حضرت سراج الملتہ والدین

امیر سر حبیب اللہ خان جی۔ سی۔ ایم۔ جی

فرمانروائے دولت خداداد افغانستان

و حدود متعلقہ آن خلد اللہ ملکہ و دولتہ

در مدرسۃ العلوم علیگڈھ

محررہ و مرتبہ نواب محسن الملک بہا

مطبع احمدی علی گڈھ مین طبع ہوئی

سنہ ۱۹۰۷ع

تشریف آوری

اعلیٰ حضرت سراج الملت والدین امیر سر حبیب اللہ خان جی۔سی۔ایم۔ امیر دولت خداداد افغانستان وحدود متعلقہ آن خلد اللہ ملکہ و دولتہ

در مدرسۃ العلوم علی گڈھ

اعلیٰ حضرت ۱۶۔جنوری ۱۹۰۷ء مطابق غرہ ذی الحجہ ۱۳۲۴ھ کے مدرسۃ العلوم مین رونق افروز ہوے منجملہ ٹرسٹیون کے ۳۲ ٹرسٹی اور باہر سے معزز مسلمان اور مشایخ ...۰ سے زیادہ اس موقع پر آے تھے۔ اسٹیشن سے کالج تک اور کے اندر و باہر شاہانہ تیاریان کی گئی تہین اور ہر جگہہ ایسی آرایش کی گئی تہی کہ اس سے پہلے موقع پر نہین ہوئی تھی۔

اعلیٰ حضرت کالج کو بطور تماشائی اور سیاح کے دیکھنے کے لئے نہین تشریف لاے تھے کی حالت تعلیم کی دیکھنا مقصود تھا۔ اور سب سے زیادہ اس بات کو جانچنا کہ اس کالج کے دینیات کی تعلیم ہوتی ہے یا نہین، اور ہوتی ہے تو کیسی۔ چنانچہ اعلیٰ حضرت نے کالج کے دروازہ مین جبکہ ٹرسٹی اور دیگر معزز مسلمان آپکے حضور مین پیش کئے گئے تو فرمایا کہ "مین نے کالج کے متعلق بہت سی باتین سنی ہین، بعض اسکے موافق ہین اور بعض مخالف، لیکن باتین زیادہ سنی ہین۔ مگر حضرت علی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا قول ہے کہ سچ اور جھوٹ چار انگل کا فاصلہ ہے جو آنکھہ اور کان کے درمیان ہے۔ کان سے مین نے سن لیا آنکھہ سے دیکھنے آیا ہون"، نواب محسن الملک بہادر نے اسکے جواب مین کالج کے فوائد ظاہر کرنا چاہا لیکن ہز مجسٹی نے فرمایا کہ "مشک آنست کہ خود ببوید نہ کہ عطار بگوید"، اعلیٰ حضرت نے فرمایا کہ "مجھہ سے اس کالج کی بہت سی برائیان بیان کی گئین ہین"، نواب محسن الملک بہادر

ـــــے اسکے جواب مین یہ شعر پڑہا۔

قیل ان الالہ ذو ولد	قیل ان الرسول قد کہنا
ماںجی اللہ والرسول معاً	من لسان الوری فکیف انا

یعنی لوگون نے خدا پر بھی بہتان اٹھائے ہین کہ وہ صاحب اولاد ہی حضرت رسا
پناہ صلعم کو بھی نعوذ باللہ جادوگر کہا ہے جبکہ خدا اور رسول بدگویون کی زبان سے
تو ہم کس گنتی اور شمار مین ہین'' اس پر ہز مجسٹی نے فرمایا'' سچ ہے لیکن جب تک کہ ہر چیز
معائنہ اور ہر شخص کا امتحان خود نہ کرلون کالج کے متعلق مین ایک لفظ نہین کہہ سکتا۔ ا
بعد جو میری رائے ہوگی اُسکا اظہار کرونگا مگر شاید میری رائے تمہین پسند نہ آئے'' نواب
محسن الملک بہادر نے برجستہ جواب دیا کہ شب کی تاریکی کے بعد آفتاب کی روشنی
پسند نکریگا۔ ہز مجسٹی نے فرمایا'' الاخفاش '' یعنی چمگادڑ۔ نواب محسن الملک بہادر
عرض کیا۔

گر نہ بیند بروز شپرہ چشم	چشمۂ آفتاب را چہ گناہ

پھر اعلیٰ حضرت بنگلہ منزل مین جو ہز مجسٹی کے آرام کے لئے تجویز کیا گیا تھا تشریف
لے گئے اور آنریری سکرٹری کو یاد فرمایا اور کالج کے تمام حالات دریافت فرمائے اور آ
کہا'' مین دو حیثیت سے کالج دیکھ سکتا ہون ایک بطور ممتحن کے دوسرے بطور سیا
کے'' پہلی حیثیت سے ضرور ہے ' کہ ہر بات کی تحقیق و تفتیش اور طلبا کا امتحان کرکے مین
اپنی خالص رائے ظاہر کرون' دوسری حیثیت سے ایک سیاح کی طرح معمولی اور رسمی طور سے
کالج کو دیکھکر رخصت ہوجاؤن' تم ان دونون باتون مین سے کس کو ترجیح دیتے ہو۔ مگر چونکہ
تمہین خوف ہوگا کہ نہ معلوم مین کیا رائے ظاہر کرون اس سئے شاید تم یہ زیادہ پسند کرو
کہ مین خاموشی کے ساتھ کالج کی سیر کرکے چلا جاؤن'' اعلیٰ حضرت نے بار بار زور دیا کہ'' میر
اچھی یا بری رائے جو کچھ ہوگی وہ پورے امتحان لینے کے اوپر منحصر ہوگی اور وہی مین صا

ظاہر کرون گا بلکہ اپنی راے تمہین لکھکر دے جاؤن گا تاکہ اُس مین کسی غلط فہمی اور
کی گنجایش نہ ہو سکے" نواب محسن الملک بہادر نے جواب دیا کہ تمام ٹرسٹیان کالج نہایت
سے اسبات کو پسند کرینگے کہ اعلی حضرت بہ حیثیت شاہ افغانستان اور مذہبی عالم
کے پورا امتحان لین - اگر حضور نے کالج کو قابل اطمینان پایا تو جو راے حضور ظاہر
کالج کے لیے نہایت مفید اور ایک بے بہا سند ہو گی اور تمام ہندوستان مین پھر
اس کالج کی تعلیم دینیات پر غلط الزام لگانے اور اُس کے بدنام کرنے کی جرات نہ کر سکیگا
اعلی حضرت کی نظر مین نقص معلوم ہوئے تو اُن کا اظہار بھی آیندہ اُن نقائص کے دور
کے لیے فائدہ سے خالی نہ ہو گا - اس لیے ہم سب یہی چاہتے ہین کہ اعلی حضرت
طرح دینیات کی تعلیم کا امتحان لین اور اُس کے بعد جو راے قایم ہو اُسے صاف صاف
کہ اعلی حضرت کا منشا ہے ظاہر فرمادین"

معائنہ کالج

لنچ سے فارغ ہونیکے بعد اعلی حضرت نے کالج کا ملاحظہ فرمایا - اسوقت آنریری سکرٹری
پرنسپل اور خان بہادر محمد فضل اللہ خانصاحب جائنٹ سکرٹری ہمراہ تھے
خان بہادر ہر ایک چیز اعلی حضرت کو دکھاتے اور بتلاتے جاتے تھے -
سب سے پہلے اعلی حضرت پختہ بارگ کے اول دو کمرون مین تشریف لائے اور یہان اکونٹ
کا معائنہ کیا، کالج کے حساب کتاب کے رجسٹر اور حساب رکھنے کا طریقہ ملاحظہ فرمایا -
بارک کے چند کمرون کے اندر تشریف لیگئے اور جس طریقہ اور سلیقہ سے طلبا رہتے
اسے دیکھا، باقی کمرون کو برآمدہ مین سے دیکھتے ہوے سالار منزل یعنی ڈائننگ ہال مین
تشریف لائے اور یہان سر سالار جنگ کے عطیہ اور امداد کی یادگار مین جو فارسی کتبہ دیوار مین
سب سے اول سے آخر تک پڑھا کتبہ کے آخر مین سر سید کے دل سے نکلا ہوا یہ شعر

سر سالار جنگ کی شنائیں کندہ ہے۔

اجرش دہد خدا اسے کہ کردست یاوری		باآن کسان کہ ناصر و یاور نداشت

اُسے پڑھ کر ہز مجسٹی بہت متاثر ہوئے پھر ڈائننگ ہال سے جنوبی لین کے کمرے ملاحظہ فرماتے ہوئے اعلیٰ حضرت صدر دروازہ سے پھر سوار ہوئے اور سر ہنری میکموہن و نواب محسن الملک بہادر کو اپنی گاڑی میں بٹھایا اور براہ ظہور گیٹ انگلش ہاؤس کو روانہ ہوئے راستہ میں میکڈانل بورڈنگ ہاوس اور ممتاز بورڈنگ ہاؤس کے قریب سے گزرتے ہوئے ہز مجسٹی سے عرض کیا گیا، کہ میکڈانل بورڈنگ کی تعمیر میں گورنمنٹ نے ۲۰ ہزار عنایت کیا ہے، اور ممتاز بورڈنگ ہاؤس نواب فیاض علیخان صاحب پریسیڈنٹ کالج کی عطیہ رقم پچاس ہزار سے تعمیر ہوا ہے۔ ممتاز بورڈنگ کی خوبصورت وضع اور پریسیڈنٹ کی فیاضی پر ہز مجسٹی نے اظہار پسندیدگی فرمایا۔ اور انگلش وارڈ تشریف لے گئے۔ پرنسپل اور خان بہادر فضل اللہ خان صاحب بھی ہمراہ تھے۔

انگلش ہاؤس

یہاں مسٹر ریس ہاؤس ماسٹر اور مس ہیرس لیڈی سپرنٹنڈنٹ حاضر تھے۔ ہز مجسٹی بچوں کے سونے، دکھانے، نماز اور غسل اور سبق پڑھنے کے کمرے ملاحظہ کئے، اور انگریزی طریقہ پر بچوں کے رہنے سہنے کو دیکھکر فرمایا کہ وہ لوگ اس طریقہ پر مسلمان بچوں کے رہنے سہنے پر اعتراض کرتے ہیں، مگر میں اسمیں کچھہ مضائقہ نہیں دیکھتا، میں خود اسی طریقہ پر رہتا ہوں۔ جو بات دیکھنے اور خیال کرنے کے لائق ہے وہ یہ ہے، کہ مسلمان بچے اپنے اسلامی عقائد سے واقف ہوں ارکان اسلام کے پابند ہوں، پھر جو چاہیں پڑھیں اور جس طرح چاہیں رہیں اس میں کچھہ ہرج نہیں ہے۔

اسکے بعد بچوں کے سبق یاد کرنے کے کمرہ میں تشریف لے گئے، وہاں مسٹر ریس نے دو

یون کی جس مین بچون کے پڑھنے کے قرآن شریف اور سیپارے بھی رکھے ہین
ملاحظہ کرائی - اعلی حضرت نے فرمایا "وکہ مین قرآن شریف کو بالاے طاق دیکھنے
ہون، بلکہ اس بات کا متلاشی ہون کہ بچے اسکو پڑھتے ہین یا نہین، اگر پڑھتے ہین
خلاق اور طبیعت مین اسکا اثر ہے کہ نہین،" اس پر مسٹر ریس نے چار لڑکون کو ہز مجسٹی
مین پیش کیا کہ اُن کا امتحان کر لیا جاے - ہز مجسٹی نے فرمایا کہ "مین اسطرح منتخب
کا امتحان نہین کرنا چاہتا - مین اگر امتحان لونگا تو خواہ ایک دو کا امتحان لون یا پوری
، مگر انتخاب خود کرونگا اور جس سے چاہونگا اور جو سوال چاہونگا دریافت کرون گا"
ہز مجسٹی نے باورچی خانہ اور بچون کے حمام کے کمرے ملاحظہ کئے اور اُنکی صفائی دیکھکر
ے - ازان بعد گاڑی مین سوار ہوکر کالج کے صدر دروازہ سے واپس پختہ بورڈنگ
ین داخل ہوے اور مسقف شاہ راہ سے ظہر کی نماز کے لیے مسجد مین تشریف لیگئے
دروازہ پر آنریری سکرٹری نے علماء اور مشایخ کو اعلی حضرت کے حضور مین پیش کیا
رفی کی -

امتحان دینیات

ہز مجسٹی نماز پڑھکر نظام میوزیم مین تشریف لاے اور وہان اعلی حضرت نے طریقہ تعلیم انگریزی
یا، اور مسٹر ٹول اور مسٹر الیش کرافٹ نے جسطرح کالج مین دیا جاتا ہے اعلی حضرت کے
درس دیا - اعلی حضرت نے طریقہ تعلیم انگریزی دیکھکر فرمایا کہ "یہ سب اچھا ہے مگر مین زیادہ
کی تعلیم دیکھنا چاہتا ہون" اسپر مولوی عباس حسین صاحب پروفیسر شیعہ
ایک جماعت لیکر حاضر ہوے، جب اعلی حضرت کو معلوم ہوا کہ یہ شیعہ ہین تو آپنے فرمایا کہ
ہ شیعہ سے واقف نہین ہون مین انکا امتحان کیونکر لے سکتا ہون - ممتحن وہ ہونا چاہیے
ان چیزون سے واقف ہو جنہین امتحان لیا جاے" اسپر مولوی عبید اللہ صاحب

انصاری ناظم دینیات طلباے اہل سنت وجماعت کولیکر حاضر ہوے - اس مو
آنریری سکرٹری اور پرنسپل اور جائنٹ سکرٹری حاضر تھے -

اعلی حضرت نے سب کو ایک حلقہ مین کرسیون پر بیٹھنے کی اجازت دی اور پھر اسکے
مین سے اپنی مرضی کے موافق ایک ایک طالب علم کی طرف اشارہ کیا اور اسکو ا
بلایا، اور اس سے خود سوال کئے ایک گھنٹہ تک اعلی حضرت مختلف لڑکون سے مختا
سوالات کرتے رہے - خدا کا شکر ہے کہ ہمارے طلباء نے سواے دو ایک سوا
جن مین سے بعض کی نسبت خود ہز مجسٹی نے فرمایا کہ "خیلے سخت است" باقی
صحیح اور درست دیئے سوالونکا صحیح جواب سنکر اعلی حضرت "درست" اور "شاباش"
اپنی خوشنودی کا اظہار فرماتے تھے -

مسایل اور عقاید کے بعد ہز مجسٹی نے وہ سورتین اور دعائین وغیرہ جو نماز
مختلف ارکان مین پڑھی جاتی ہین، طلباء سے پڑھوانی چاہین اور ایک طالب علم کو
اسوقت تک ہز مجسٹی کے سوالات کے جواب دینے کا یہ قاعدہ تھا کہ طالب علم اپنی کر
اٹھکر آتا اور ہز مجسٹی کے سامنے کھڑا ہوکر جواب عرض کرتا - لیکن اب ہز مجسٹی نے ایک
منگواکر اپنے سامنے رکھوائی اور طالب علم سے جسکا نام علی الدین ہے فرمایا کہ "یہ
نہین کہ ہم بیٹھے رہین اور تم کھڑے ہوکر قرآن سناؤ تم بھی بیٹھو اور قرآن مجید مین سے جو یا

امتحان کا آخری سین

کیسکو وہم وگمان بھی نہتا کہ یہ جزو ضعیف شیر افغانستان کو زار وقطار رولا کر اُ
اسنے نہایت خوش الحانی کے ساتھ اعوذ و بسم اللہ کے بعد صاف آواز اور خالص
مگر شیرین تر از نبات لہجہ اور قرات مین - ان فی خلق السموات والارض واختلاف اللیل
لایات لاولی الالباب الخ سورۃ آل عمران کا یہ رکوع سنانا شروع کیا، دو چار ہی آیتون

المارئ کم میں ایک سمان باندھ دیا - اسکی آواز، عمدہ قرأت، مصری لہجہ، اوران ایات کے
ہز مجسٹی کی اور کلام پاک کی فصاحت، اور موقعہ کی عظمت ان تمام باتون کے مجموعی اثر نے
نہین آ محو اور اُن پر وجد کی کیفیت پیدا کردی، جو کھڑے تھے وہ نقش بدیوار تھے اور جو
بیٹھے تھے وہ بت بنے ہوئے تھے۔ سب سے زیادہ متاثر وہ ہوا جو اُس مجمع مین
سوئی بلند مرتبہ اور قوی شوکت تھا، یعنی خود اعلیٰ حضرت ہز مجسٹی! آنکھوں سے آنسو جاری
رخساروں سے ڈاڑھی تک مسلسل چلے آتے تھے، جب تک یہ رکوع ختم ہو دو
ون سے تر ہو چکے تھے۔ رکوع کا ختم ہونا ایک مقدس نغمہ کا تھمنا تھا، تمام حاضرین
روحانی سناٹا محسوس کیا اور سب سے پہلے ہز مجسٹی کی آواز سنائی دی "الحمدللہ الحمدللہ"
کرسی سے کھڑے ہو گئے۔ اور نہایت زور اور جوش کے ساتھ بار بار زبان
کبھی اردو مین فرماتے تھے کہ "جو کچھ بدگوئی اس کالج کی لوگون نے مجھ سے کی سب
غلط، سب جھوٹ ہے، کبھی انگریزی مین سر ہنری میکموہن کی طرف دیکھکر شد و مد
رتے تھے کہ "They are liars" کبھی فارسی مین زور دیکر کہتے تھے کہ
ست و کذب و بدگوئی۔ امتحان ختم ہونے کے بعد ہز مجسٹی سے سر ہنری میکمین نے کہا
No doubt your Majesty is a good
شک نہین آپ بڑے ملا ہین" اسکے جواب مین ہز مجسٹی نے ارشاد کیا۔
"Yes! but I am three things: I am a
I am a Soldier, I am a King!!
ہے! بلکہ مین تین چیز ہون مین ملا ہون، مین سپاہی ہون اور مین بادشاہ ہون

الات امتحان پر خود ہز مجسٹی کی رائے

ہز مجسٹی نظام میوزیم کے برآمدہ مین تشریف لائے اسوقت صاحبزادہ آفتاب احمد خان

صاحب موجود تھے اُن سے مخاطب ہوکر ہز مجسٹی نے فرمایا کہ "مینے طالب علمون
لیا اور مین بہت خوش ہون کہ وہ سب امتحان مین کامل اور پورے نکلے اور اکثر
ایسے تھے کہ اچھے پڑھے لکھے مسلمان پانچ سوالون مین سے بمشکل دو سوالون کا جوا
تھے، مگر اس کالج کے طالب علمون نے قریباً سب کا صحیح جواب دیا"

اسٹریچی ہال مین ایڈریس کا دیا جانا

اسٹریچی ہال مین اس کثرت سے باہر اور اندر لوگ جمع تھے کہ طالب علمون کو
جگہہ نہ مل سکی اور تمام حاضرین اعلی حضرت کی زیارت اور آپکی زبان فیض ترجمان سے ایڈ
جواب سننے کے بیحد مشتاق تھے اور بوجہ تاخیر ہونیکے جو امتحان دینیات کے سبب
ہوئی نہایت بیچین ہو رہے تھے - جب اعلی حضرت اسٹریچی ہال مین تشریف لا
سب لوگ سروقد تعظیم کے لئے کھڑے ہوگئے - اور ہز مجسٹی ڈیز پر نقرئی کرسی پ
ہوئے - مولوی محمد حبیب الرحمن خان صاحب نے ایڈریس پڑھنے کی ا
چاہی اور خان بہادر محمد مزمل اللہ خان صاحب نے اجازت عطا ہونے کے
بلند آواز سے ایڈریس سنانا شروع کیا - اعلی حضرت نے ایڈریس کو نہایت توجہ
لیکن صرف اسی حد تک جہان سے تعلیم دینیات کا ذکر شروع ہوتا ہے، سنکر بلند آ
فرمایا "کہ اسکے پڑھنے کی اب ضرورت نہین ہے مین خود دینیات کا امتحان ابھی
اور مجھے اُسکی پوری حالت معلوم ہوگئی ہے - شنیدہ کے بود مانند دیدہ" اسکے
اپنی کرسی سے کھڑے ہوئے اور یہ تقریر فرمائی - آپ ایک ایک جملہ فارسی مین ار
جاتے تھے اور آپ کا خاص ترجمان اردو مین اوسکا ترجمہ کرتا جاتا تھا -

تقریر هز مجسٹی شاه افغانستان

هز مجسٹی: اکثر مردم در باب این کالج قسم قسم سخنها می گفتند لاکن ما آمدیم برای علم آوری - و ما شکر
نهین آمدیم گورنمنٹ انگلشیه را که اجازت داد این را که درین کالج که اکثر مردم اسلام که درین جا آمده
حالا آمدیم بر سر مطلب - امروز که ما آمدیم تقسیم بسیار درست - و آنچه معلوم بود از اصول
سوال کردیم از شاگردان که درین کالج بودند ما و شکری کنیم و باز شکری کنیم که این
در عقائد اسلامی خود کامل و مکمل اند اول کسی که دهن بد گویان بزبان بند کند او
بود - ما گاهی نخواهیم گفت که کسی از علوم یورپ نخواند - بخوانند و بخوانند و بخوانند!
علمای اصیل اسلامی چنانچه خود ما در افغانستان یک کالج حبیبیه بنا کرده ایم در وهم جاری
کالج لاکن بعد ازین که شاگردان پورا مسلمان شوند و این شاگردان که امتحان
کسی در اصول دین درست و کامل اند - لاکن ما افسوس میکنیم که ما امداد کالج مکمل درین
نمی توانیم چونکه در دولت خود از برای این کار محتاجیم - سر ازین و با این هم
بلکه همیشه ماهی پنج صد روپیه می دهیم و نصیحت ما خواهد بود که طلبای مسلمان اول همین
طلبای در امتحان گرفتیم اول همین قدر تعلیم دینی داده شود بعد بهر طرف رو گردانند گردانید
صد حالا یکمشت یکمد هم که این سالانه بیست هزار روپیه می دهیم - سلام
مسلمانان که درین جا حاضر هستند همه را با مان خدا می سپاریم و وداع می کنیم
خود میرویم و امشب با شولیان این کالج (ٹرسٹیان) که بیست و پنج کس هستی
باهم نان میخوریم و می رویم - سلام

ترجمہ

لوگ اس کالج کے بارہ مین طرح طرح کی باتین کرتے تھے، لیکن ہم اوسکے معلوم کرنے کیلئے

اسے اور ہم گورنمنٹ انڈیا کے شکرگذار ہین کہ اوسنے ہمکو اجازت دی کہ ہم کالج کو جہان مسلمان جمع ہین معاینہ کرین - اب ہم مطلب کی بات کہتے ہین - ہم پختہ ارادہ سے معلوم ہوے آے - طالب علمون سے جو کالج مین تھے ہمنے سوالات کیے ہم خدا ہین اور پھر شکر کرتے ہین کہ یہ طالب علم اسلامی عقیدون مین کامل اور مکمل ہین -

پہلا وہ شخص جو بدگویون کی زبان کو زبان سے بند کرے وہ مین ہونگا ہم یہ نہین کہینگے کہ کوئی شخص یورپ کے علوم نہ پڑھے - پڑھے - اور پڑھے - اور پڑھے مگر بعد تکمیل مسلمانی کے - چنانچہ ہمنے خود افغانستان مین ایک کالج جیسے کالج کے قایم کیا ہے، اوسمین بھی مغربی علوم ہمنے جاری کیے ہین - مگر اوسکے بعد کہ آدمی پورا ہوجاے - یہ طلباء جنکا ہمنے امتحان لیا ہے سب کے سب علوم دین مین درست کامل ہین - اب ہم عملی مدد دینا چاہتے ہین لیکن ہم افسوس کرتے ہین کہ ہم کالج کی پوری امداد کرسکتے، کیونکہ ہم کو اپنی سلطنت مین اس کام کی ضرورت ہے - باوجود اسکے ہم ہمیشہ پانسو روپیہ ماہوار دیتے رہینگے - ہماری یہ نصیحت ہے کہ اول مسلمان طلباء کو اسقدر تعلیم دیجاوے جسمین کہ ہمنے آج امتحان لیا ہے، اوسکے بعد جسطرف وہ توجہ کرین کرنے اسوقت یکمشت ایک دم کہ یہ سالانہ نہین ہے بیس ہزار روپیہ عطا کرتے ہین - والسلام

مکرر - جتنے مسلمان یہان حاضر ہین سب کو ہم خدا کی امان مین سونپتے ہین اور الوداع کرتے ہین - اور اب اپنے قیام گاہ کو جاتے ہین - آج شب کو متولیان یعنی ٹرسٹیان کالج کے ساتھ کہ جملہ پچیس اشخاص ہین طعام تناول فرماینگے - اب ہم جاتے ہین - والسلام

ہزمجسٹی کی اسپیچ کے درمیان مین حاضرین کا شور و جوش بار بار ظاہر ہوتا تھا اگرچہ اول اول چیرز سے احتراز کیا گیا لیکن دوچار جملے سننے کے بعد حاضرین ایسے وارفتہ ہوے کہ چیرز کے شور سے کئی کئی لمحہ ہزمجسٹی کو دوسرا جملہ کہنے کے لئے رکنا پڑا - ترجمان نے جو اسپیچ کا لفظ بلفظ ترجمہ ہزمجسٹی کے قریب کھڑا ہوا حاضرین کو

تا تھا، کئی بار ہاتھ کے اشارے سے حاضرین کے شور و جوش کو روکنا چاہا،
ہز مجسٹی نے ترجمان کو روک دیا اور فرمایا کہ "منع نہ کرو جس طرح پر ان کا دل چاہتا ہے
ہز مجسٹی چیرز دینے دو"، اس پر چیرز اور خوشی کے نعروں کا وہ زور ہوا کہ دیر دیر تک اسٹریچی ہال گونجتا رہا۔
ایڈریس ایک نقرئی صندوقچہ مین رکھکر نواب ممتاز الدولہ نے پیش کیا جو دہلی
نہین کاریگری اور سادہ کاری کا اعلیٰ نمونہ تھا، اور اُس
شش جہت مین کالج کی عمارات مسجد و صدر دروازہ و اسٹریچی ہال و مقبرہ سر سید
تصویرین اور دولت افغانستان کے نشان محراب و ممبر اور کالج کے ہلال و کھجور اور
ج کی تصاویر جو ہاتھی دانت پر دستی بنائی گئی تھین، گول اور بیضوی شفاف آئینون
جڑی ہوئی جھلک رہی تھین اور اندر سب سے اعلیٰ حضرت کی اونکے نیچے سر سید کی
اونکے راست و چپ پر نواب فیاض علی خان پریسیڈنٹ اور نواب
محسن الملک سکرٹری کی تصویرین قلم کے کام کی ہاتھی دانت پر بنی ہوئی
ین - ایڈریس کئی سطلا اور مذہب ورقون پر قلمی نہایت خوش خط لکھا ہوا تھا اور ایک
نہایت خوش وضع زرین کارچوبی خریطہ مین ملفوف تھا۔
اسپیچ کے بعد ہز مجسٹی اپنے جائے قیام یعنی بیک منزل کو تشریف لے گئے اور
رڈن پارٹی مین تشریف لانے سے بوجہ تکان عذر فرمایا۔
شب کو تمام کالج کی عمارات اور احاطہ بورڈنگ کے چارون طرف روشنی کی گئی اور
راہ یعنی مسقف راستہ کے ہر طرف چینی لالٹینین اور قمقمون کی روشنی سے صحن
کالج بقعۂ نور بنا ہوا تھا - دن اگرعید گزرا تھا تو رات دیوالی کا سمان دکھا رہی تھی - ساڑھے
سات بجے ڈنر کا وقت مقرر تھا اس سے پیشتر ہز مجسٹی نے نواب فیاض علیخان
بہادر پریسیڈنٹ اور نواب محسن الملک بہادر سکرٹری اور خان بہادر مزمل اللہ خان
اور نواب وقار الملک اور صاحبزادہ آفتاب احمد خان اور حکیم اجمل خان اور نواب

سعید الدین احمد خان اور شیخ عبداللہ ٹرسٹیان کو باریابی کی عزت بخشی اور مبلغ بیس
روپیہ کے کرنسی نوٹ بابت عطیہ یکمشت اور چھ ہزار نقد ایک سال کے عطیہ دوا
کی بابت پیشگی عطا فرمایا۔ اور اپنے دست مبارک سے وہ تحریر جسکا وعدہ فرمایا
لکھکر عنایت کی جو ذیل میں نقل کی جاتی ہے اور جو کالج کی نہایت بیش قیمت سند
ہے آب زر سے لکھکر ہمیشہ ہمیشہ محفوظ رکھنے کے لائق ہے۔

نقل سند

ہو اللہ

(نشان محراب و منبر)

بتاریخ یوم چہارشنبہ غرہ ماہ ذیحجہ الحرام سنہ ۱۳۲۴ھ مقدس مطابق شانزدہ
جنوری سنہ ۱۹۰۷ء جہت ملاحظہ علیگڈہ کالج آمدم - اگرچہ از زبان بعضے مردم درباب شاگر
کالج موصوف شنیدہ بودم کہ در عقائد اسلامیہ خود درست نمی باشند۔ اما خود من
بحضور خود و بزبان خود ہا از شاگردان کالج موصوف امتحان بعضے عقائد ضروری اسلا
و مسائل نماز و روزہ را گرفتم - تمام سوالہائے مرا بطریق عقائد اہل اسلام جواب
گفتند - و سررشتہ تعمیر کالج مذکور و طریقہ بود و باش طلباء را ہم ملاحظہ کردم خیلے مرغوب
و درست است - بعد ازان کہ اطفال اہل اسلام بعقائد اسلامی ضروری فرائض اسلا
دانستہ شوند ہرگاہ شروع درس مروجہ یورپ را بکنند ہیچ عیبے نیست -

(دستخط اشرف) سراج الملۃ والدین

ترجمہ سند

بتاریخ یکم ذی الحجہ ۱۳۲۷ھ ہجری مطابق ۱۶ جنوری ۱۹۱۰ء یوم چارشنبہ ہم
کے ملاحظہ کے لیے آئے۔ اگرچہ بعض لوگون سے ہم نے سنا تھا کہ یہان کے
کو عقائد اسلامیہ مین ٹھیک نہین ہوتے۔ مگر ہم نے خود اپنے حضور مین اپنی زبان
کالج موصوف کے طلباء کا بعض ضروری عقاید اور روزہ نماز کے مسائل مین امتحان
ہمارے تمام سوالون کے اسلامی عقائد کے موافق اونہون جواب دئے۔
تعمیرات کالج مذکور اور طریقہ بود و باش طلباء کو ہمنے خود ملاحظہ کیا نہایت موزون
ست ہے۔ جب مسلمان طلباء اسلامی عقائد اور فرائض مذہبی سے اگاہ ہوجائین
اس مروجہ یورپ کو شروع کرین تو کوئی عیب نہین۔

عطیات

بیس ہزار روپیہ یکمشت جو اعلی حضرت نے عطا فرمایا اور پانچسو روپیہ ماہانہ دوامی
سرمایہ بہ حساب پرامیسری نوٹ کے ایک لاکھ اکتر ہزار چار سو روپیہ ہوتا ہے۔
جب دو لاکھ روپیہ کے اعلی حضرت نے دیا اور علاوہ اوسکے دس ہزار روپیہ
احمد سعید خان صاحب نے اعلی حضرت کی تشریف اوری کی یادگار مین دینے
کیا ہے اور نواب میر سردار علی خان نے سات ہزار روپیہ عربک اسکالرشپ
لیے جو اعلی حضرت کے نام سے موسوم ہوگا دینے کا وعدہ کیا اور راجہ
د علی خان صاحب رئیس جہانگیر آباد نے تعلیم نسوان کے لیے تین ہزار
دینے کا اقرار کیا۔

خاتمہ

ہز مجسٹی کی تشریف آوری مدرستہ العلوم کے حق مین ایک غیر مت
کامیابی اور اُسکی تاریخ مین آب زر سے لکھنے کے لایق واقعہ ہے - ایک و
تھا کہ لوگ ممالک اسلامی مین جاکر اس کالج اور اُسکے بانی کے متعلق کفر و تکفیر
فتوی حاصل کرکے لاتے تھے اور وہ سند ہوتے تھے، یا یہ زمانہ ہے کہ ممالک
اسلامی کا ایک جلیل القدر بادشاہ خود کالج مین آکر اُسکے برعکس سند اور کیسی س
جس مین ذاتی تحقیقات اور خود امتحان لیکر عین الیقین حاصل کرنے کے بعد سچی
بے لاگ راے کا اظہار ہے، اس کالج کو عنایت کر گیا اور کالج اور اسکی تعلیم
متعلق کفر و بد دینی کے تمغے کے بجاے جو اپنے ہی دشمن مسلمانون نے اُسے
رکھا تھا، ایک چمکتا ہوا سرفرازی اور دینداری کا تاج نصیب ہوا - اس تائید ایز
پر خدا کا شکر ادا کرنا چاہیے، اور گورنمنٹ کی عنایت کا بھی اعتراف لازم ہے، جسکی
مہربانی سے ایسا زرین موقع کالج کو میسر ہوا جس نے اُسکی تاریخ مین ایک نیا
قایم کیا اور تازہ عزت بخشی - اس موقع پر اتنا بڑا مجمع ہر صوبہ شہر اور ہر فرقہ اور
کے مسلمانون کا فراہم ہونے مین غالبا سب سے بڑی مشیت یہی تھی، کہ ایک د
عام مین شاہ افغانستان جیسے مسلم الثبوت اور عالی مرتبہ مسلمان حکمران کی زبان
اعلان ہوجاوے کہ علیگڈھ کالج جس پر اب تک کفر و ضلالت کا الزام رکھا جاتا تھا
مسلمانون کا کالج ہے، وہان کے طلبا، پکے مسلمان ہین اور اپنے دین سے واقف ہ
دنیایات کی تعلیم قابل اطمینان ہے اور اس مدرسے کی مذمت کرنے والے جھوٹے اور کاذب
اور ان بدگویون کا منہ بند کرنے والون مین سب سے اول اعلی حضرت امیر کابل کو